بیوی کا شوہر کا مال اپنے اوپر حرام قرار دینا

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر میاں بیوی کا آپس میں جھگڑا ہو اور بیوی شوہر کو کہہ دے کہ "تیرے پیسے مجھ پر حرام ہیں" اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر بیوی نے شوہر کے مال کو اپنے اوپر حرام کرنے کے لیے یہ جملہ بولا تو یہ قسم ہے اور اگر جو شرعی حکم ہے کہ بغیر اجازت کسی کا مال استعمال کرنا حرام ہے، اس شرعی حکم کی خبر دینے کے لیے بولا ہے تو یہ قسم نہیں ہے، (یعنی شرعی حکم کے لحاظ سے کسی کا مال اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا حرام ہوتا ہے، تو اگر بیوی نے اس شرعی حکم کی خبر دینے کے لیے یہ جملہ بولا تب تو یہ قسم نہیں اور اگر اس نے خبر دینے کی نیت سے نہیں بلکہ اپنے اوپر حرام کرنے کی نیت سے بولا تو تب یہ قسم ہے) لہذا جس صورت میں قسم واقع ہوگی، اس صورت میں اگر بیوی شوہر کے پیسے استعمال کرے گی تو اس پر قسم کا کفارہ لازم آئے گا۔

قسم کے کفارے کی تفصیل:

قسم توڑنے والے پر قسم کے کفارے میں ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنانا یا انہیں دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا لازم ہوتا ہے اور اسے اس بات کا بھی اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو کھانے کے بدلے میں ہر مسکین کو الگ الگ ایک صدقۂ فطر کی مقدار یعنی آدھا صاع (دو کلو میں سے اَسّی گرام کم) گندم

یا اس کا آٹا، یا ایک صاع (چار کلو میں ایک سو ساٹھ گرام کم) جَو یا اس جو کا آٹا یا کھجور یا کشمش دے دے یا ان میں سے کسی کی قیمت کے برابر رقم دے دے۔ نیز ایک ہی مسکین کو دینا چاہے تو ضروری ہے کہ دس دنوں میں دس صدقۂ فطر کی مقدار برابر دے، اور اگر مذکورہ کفاروں میں سے کسی پر بھی قادر نہ ہو تو تین دن لگاتار روزے رکھے۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے "لا يشترط في اليمين أن يكون مالكا له حتى لو قال ملك فلان أو ماله علي حرام يكون يمينا إلا إذا أراد به الإخبار عن الحرمة" ترجمہ: یمین میں شرط نہیں ہے کہ وہ اس چیز کا مالک ہو یہاں تک کہ اگر اس نے کہا: فلاں کی ملک یا فلاں کا مال مجھ پر حرام ہے تو بھی یمین ہوگی مگر یہ کہ اس نے اس کے ذریعے حرمت کی خبر دینے کا ارادہ کیا ہو۔ (تبیین الحقائق، جلد 03، صفحہ 115، المطبعۃ الکبری الامیریۃ)

بہار شریعت میں ہے "جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کہہ دینے سے وہ شے حرام نہیں ہوگی کہ اللہ (عزوجل) نے جس چیز کو حلال کیا اوسے کون حرام کرسکے مگر اوس کے برتنے سے کفارہ لازم آئیگا یعنی یہ بھی قسم ہے۔ (بہار شریعت، ج 2، حصہ 9، ص 302، مکتبۃ المدینہ)

جوہرہ نیرہ میں ہے "كفارة اليمين عتق رقبة وإن شاء كسا عشرة مساكين وإن شاء أطعم عشرة مساكين ويجزئ في الإطعام التمليك والتمكين فالتمليك أن يعطي كل مسكين نصف صاع من بر أو دقيقه أو سويقه أو صاعا من شعير أو دقيقه أو سويقه أو صاعا من تمر، وإن أطعم مسكينا واحدا عشرة أيام غداء وعشاء أجزأه، وإن أعطى مسكينا واحدا طعام عشرة مساكين في يوم واحد لم يجزه، فإن لم يقدر على أحد هذه الأشياء الثلاثة صام ثلاثة أيام متتابعات" ترجمہ: قسم کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے اور چاہے تو دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے اور چاہے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے اور کھلانے میں مالک بنانا اور قدرت دینا دونوں صورتیں کافی ہیں۔ مالک بنانا یہ ہے کہ ہر مسکین کو آدھا صاع گندم یا اس کا آٹا یا اس کا ستو یا ایک صاع جَو یا اس کا آٹا یا اس کا ستو یا ایک صاع کھجور دے، اگر ایک مسکین کو صبح شام دس دن کھانا کھلایا تو کفارہ ادا ہو جائے گا، اور اگر ایک ہی مسکین کو دس مسکینوں کا کھانا ایک ہی دن

دے دیا تو کفارہ ادا نہیں ہوگا، اگر قسم توڑنے والا شخص مذکورہ تین کفاروں میں سے کسی پر بھی قادر نہ ہو تو تین دن لگا تار روزے رکھے۔ (جوہرہ نیرہ، کتاب الایمان، ج 2، ص 468 تا 470 ملتقطا، مطبوعہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-3806

تاریخ اجراء: 07 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/05 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net